موضوع الخطبة :الإيمان بالكتب

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :طارق بدر السنابلي (@Ghiras_4T)

عنوان:

آسمانی کتابوں پر ایمان

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

- حمد وثنا کے بعد!اے مسلمانو! میں آپ لوگوں کو اور خود اپنی ذات کو اللہ کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ کا یہ حکم تمام اولین اورآخرین کے لئے ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (ولقد وصينا الذين أوتوا الكتاب من قبلكم وإياكم أن اتقوا الله) (النساء:131)

ترجمہ: "اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو" .

اللہ تعال کا تقوی اختیار کرو اور اس سے ڈرتے رہو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے گریز کرو، جان لو کہ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا دین اسلام کے اصول و قواعد کا بنیادی حصہ ہے اور ایمان کا تیسرا رکن ہے اور اللہ تعالی نے اپنی مخلوق پر مہربانی کرتے ہوئے اور ان کی ہدایت کے لیے ہر ایک رسول کے ساتھ ایک کتاب بھیجی تاکہ وہ دنیا اور آخرت کی سعادت مندی حاصل کر سکیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿لقد أرسلنا رسلنا بالبينات وأنزلنا معهم الكتاب والميزان﴾ (الحديد: 25)

ترجمہ: " یقینا ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیل دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا"۔

- **یقینا اللہ تعالی نے نازل کی گئی جملہ تمام کتابوں پر ایمان لانے کو واجب قرار دیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:**
﴿قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا وما أنزل إلى إبراهيم وإسماعيل وإسحاق ويعقوب والأسباط وما أوتي موسى وعيسى وما أوتي النبيون من ربهم لا نفرق بين أحد منهم ونحن له مسلمون﴾ (البقرة:136)

ترجمہ: " اے مسلمانو! تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور جو چیز ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب (علیہم السلام) ، اور ان کی اولاد پر اتاری گئی، اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو دئے گئے، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔"

- **اے مومنو! کتابوں پر ایمان لانا سات امور پر مشتمل ہے[1]:**

پہلا: اس بات پر ایمان لانا کے اللہ کی جانب سے جو کتابیں نازل کی گئی ہیں وہ برحق ہے جیساکہ اللہ تعالی نے مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿آمن الرســـول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون كل آمن بالله وملائكته **وكتبه** ورسله﴾(البقرة:285)

ترجمہ: " رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اللہ کی جانب سے اس کی طرف اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی **کتابوں** اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔"

کتابوں کا نزول وحی کے ذریعے ہوتا تھا، یقینا اللہ تعالی نے آسمان سے زمین پر وحی لانے کے لیے مختص فرشتہ کو کتابوں کی وحی کی اور وہ جبریل علیہ السلام ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے ہر ایک نبی کو ان کی خاص کتاب وحی کی۔

- (1) ابنِ عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب "شرح ثلاثة الأصول"، ص: 94 کی طرف رجوع کیا جائے۔

۲. کتابوں پر ایمان لانے میں جو چیزیں شامل ہے ان میں سے دوسری چیز یہ ہے کہ ان کتابوں پر ایمان لانا جن کے نام ہمیں معلوم ہیں، اور وہ چھ ہیں: ابراہیم و موسیٰ کے صحیفے، توریت جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، انجیل جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا، زبور جو عیسی علیہ السلام کو دیا گیا اور قرآن جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ بعض علمائے کرام کا کہنا ہے کہ صحف موسیٰ سے مراد تورات ہی ہے، تو اس طرح پانچ نام ہو جائیں گے۔اور رہی وہ کتابیں جن کے ناموں کا تذکرہ نہیں آیا ہے تو ان پر ہم مجملہ طور پر ایمان لاتے ہیں۔

۳. تیسری وہ چیز جو کتابوں پر ایمان لانے میں شامل ہے وہ یہ کہ انبیائے کرام پر نازل کردہ اصل کتابوں پر ایمان لانا، نہ کہ ان کے کتابوں پر جن میں تحریف کردی گئی۔ مثلا ہم اس تورات پر ایمان لاتے ہیں جو اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی اور اس انجیل پر ایمان لاتے ہیں جو مسیح عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر نازل فرمائی لہذا یہی اصل تورات اور اصل انجیل ہے، اور جو کتابیں ابھی یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں میں متداول ہیں وہ اصلی تورات و انجیل نہیں ہیں جو اللہ تعالی نے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر نازل فرمائیں، گرچہ ان لوگوں نے ان کتابوں کے نام بھی وہی رکھ دیئے، بلکہ اہل کتاب کے ہاتھوں میں ابھی جو کتابیں ہیں وہ ان لوگوں کی تحریریں ہیں جن کو انہوں نے اپنے ما قبل لوگوں سے سن کر لکھ لیا ہے اور ان میں کچھ باتیں درست اور کچھ باتیں غلط ہیں۔ پھر بعد کے لوگوں نے ان تحریروں کو اصلی تورات اور انجیل کی طرف منسوب کر دیا۔ پھر سالہا سال تک لوگوں نے اسی اعتقاد کی پیروی کی لہذا یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے حالانکہ قطعی طور پر یہ اصلی تورات اور انجیل نہیں ہیں اور جب سابقہ انبیاء کی کتابیں ضائع ہو گئیں اور محفوظ نہ رہ سکیں تو اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے ساتھ بھیجا اور اسے تحریف ہونے اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إنا نحن نزلنا **الذِّكر** وإنا له لحافظون﴾

ترجمہ: " ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

(اس آیت میں) ذکر سے مراد قرآن ہی ہے۔

۴. **چوتھی چیز جو کتابوں پر ایمان لانے کو شامل ہے وہ یہ** کہ جو بھی خبریں ان کتابوں میں آئی ہیں ان کو حق جانا جائے، جیسا کہ قرآن کی خبریں اور اسی طرح سابقہ کتابوں کی وہ خبریں جو ردوبدل اور تحریفات سے پاک ہیں اور رہی یہ بات کہ جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کی گواہی قرآن اور سنت نے نہیں دی ہے تو ہم نہ اسے سچ قرار دیتے ہیں اور نہ جھوٹ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہ: " جو کچھ اہل کتاب تمہیں بتلائیں ان کو سچا یا جھوٹا مت کہو اور کہو کہ ہم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا چکے ہیں۔ لہذا اگر ان کی بات باطل ہوگی تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی اور اگر سچ ہوگی تو تم نے اس کو نہیں جھٹلایا"[2]۔

۵. **پانچویں چیز جو کتابوں پر ایمان لانے کا حصہ ہے وہ یہ** کہ ان کتابوں کے جو احکام منسوخ نہیں ہوئے ہیں ان پر عمل کیا جائے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿يريد الله ليبين لكم **ويهديكم سنن الذين من قبلكم** ويتوب عليكم﴾ (النساء:26)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور **تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے** اور تمہاری توبہ قبول کرے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے"۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿أولئك الذين هدى الله **فبهداهم اقتده**﴾، (الأنعام:90)

ترجمہ: "جن کو اللہ نے ہدایت کی تھی، **سو آپ بھی انہیں کے طریق پر چلیے**"۔

ان احکام میں قصاص کے احکام بھی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کے بارے میں فرمایا: ﴿وكتبنا عليهم فيها أن النفس بالنفس والعين بالعين والأنف بالأنف والأذن بالأذن والسن بالسن والجروح قصاص﴾ (المائدة:45)

---

(2) اس کو ابو داود: 3644 نے ابو نملہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور شعیب ارناؤوط نے سنن کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور اس کی اصل بخاری: 4485 کے نزدیک ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ترجمہ:اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ (تورات میں)یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔

یہ ایک ایسا حکم جس پر ہماری شریعت میں عمل کیا جاتا ہے کیونکہ ہماری شریعت اس کے خلاف نہیں آئی، اور نہ ہی یہ منسوخ ہوا۔

٦۔**چھٹی چیز جو کتابوں پر ایمان لانے کو شامل ہے، وہ یہ** کہ اس بات پر ایمان لانا کہ یہ تمام کتابیں صرف اور صرف ایک عقیدہ کی طرف دعوت دیتی ہیں اور وہ توحید ہے جس کی تین قسمیں ہیں: (ا) توحید الوہیت (۲) توحید ربوبیت (۳) توحید اسماء و صفات۔

٧. **ساتویں چیز جو کتابوں پر ایمان لانے کا جزء ہے وہ یہ** کہ اس بات پر ایمان لانا کہ قرآن مجید پچھلی تمام کتابوں پر حاکم ہے اور وہ تمام کتابوں کا محافظ ہے، مجملہ طور پر سابقہ تمام کتابیں قرآن مجید کے ذریعے منسوخ ہو چکی ہیں۔اللہ تعالی فرمان ہے:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ **مُصَدِّقًا** لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ **وَمُهَيْمِنًا** عَلَيْهِ﴾ (**المائدۃ: 48**)

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی **تصدیق** کرنے والی ہے اور ان کی **محافظ** ہے"۔

یعنی قرآن تمام کتابوں پر حاکم ہے، اور اس نسخ سے عقائد اور وہ تمام چیزیں مستثنٰی ہیں جن کو قرآن و سنت نے ثابت کیا ہے جیسا کہ گزرچکا ہے۔

ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: " اسی طرح قرآن مجید ہے چنانچہ اللہ اور یومِ آخرت کے تعلق سے سابقہ کتابوں میں جو خبر آئی ہوئی ہے ان کو ثابت مانا ہے اور مزید وضاحت اور تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا ہے، اور ان باتوں پر واضح ثبوت اور دلائل پیش کئے ہیں۔اسی طرح تمام انبیاء کرام کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو تسلیم کیا

ہے ساتھ ہی ان تمام شریعتوں کا بھی اجمالی طور پر اقرار کیا ہے جن کے ساتھ رسول مبعوث کئے گئے، اور مختلف حجتوں اور واضح ثبوتوں کے ذریعے رسولوں اور کتابوں کے جھٹلانے والوں سے بحث و مباحثہ کیا ہے۔اسی طرح اللہ نے ان کے لیے جو سزائیں مقرر کی ہیں اور کتابوں کی اتباع کرنے والوں کیلئے اللہ کی جو مدد ہے ان کا بھی ذکر کیا ہے، اور ان کتابوں میں جورد و بدل اور تحریف ہوئی ہے اور اہلِ کتاب نے سابقہ کتابوں کے ساتھ جو کرتوت کئے ہیں ان کا تذکرہ بھی کیا ہے، اسی طرح اللہ کے جن احکام کو ان لوگوں نے چھپایا تھا ان کو بھی بیان کیا ہے۔اور ہر اس عمدہ ترین منہج و شریعت کو بیان کیا ہے جن کو انبیاء علیہم السلام لے کر آئے اور جن کے ساتھ قرآن کریم بھی نازل کیا گیا۔لہذا قرآن کریم کو متعدد ناحیوں سے سابقہ کتابوں پر بالادستی حاصل ہوئی۔یہ ان کتابوں کی صداقت پر گواہ ہے اور ان کتابوں میں جو تحریفات ہوئیں ان کے جھوٹے ہونے پر گواہ ہے اور اللہ نے ان کتابوں کے جن احکام کو ثابت مانا ہے ان کے لیے یہ فیصل ہے اور جن احکام کو اللہ نے منسوخ قرار دیا ہے ان کے لیے ناسخ ہے اور یہ خبروں کا بھی گواہ ہے اور اوامر کا حکم دینے والا بھی ہے" [3]۔انتہیٰ

انہوں نے مزید فرمایا: " اور رہا قرآن تو یہ ایک خود مختار کتاب ہے اس کے ماننے والوں کو کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ یہ کتاب سابقہ تمام کتابوں کی خوبیوں کا مجموعہ ہے اور مزید بہت سے ایسے محاسن پر مشتمل ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں ہیں۔ اسی لیے یہ کتاب پچھلی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان سب پر غالب ہے۔ پچھلی کتابوں میں موجود حق کو ثابت کرتی ہے اور ان میں جو الٹ پھیر ہوئی ہے ان کو باطل کر دیتی ہے اور اللہ نے جن احکامات کو منسوخ کر دیا ہے ان کو منسوخ کرتی ہے چنانچہ یہ دین حق کو ثابت کرتی ہے جو کہ سابقہ کتابوں کا غالب ترین حصہ ہے، نیز یہ کتاب اس بدلے ہوئے دین کو باطل قرار دیتی ہے جو ان کتابوں میں نہیں تھا اور بہت کم ایسی باتیں ہیں جو ان کتابوں میں منسوخ کی گئیں ہیں، لہذا ثابت شدہ اور محکم کی بنسبت منسوخ احکام بہت ہی کم ہیں۔" انتہیٰ[4]۔

---

(3) مجموع الفتاوی:۱۷/۴۴

(4) مجموع الفتاوی: ۱۹/۱۸۴-۱۸۵

- **اے مسلمانو! آسمانی کتابیں چھ باتوں پر متفق ہیں:**

١ . **تمام کتابیں ایک ہی چیز کی دعوت دیتی ہیں اور وہ ہے** صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے علاوہ ہر کسی کی عبادت کو چھوڑ دینا ،اگرچہ وہ معبود صنم ہوں، اشخاص ہوں، انبیاء ہوں، پتھر ہوں یا ان کے علاوہ کچھ اور ہوں۔ اس لحاظ سے انبیاء علیہم السلام کا دین ایک ہی ہے اور وہ ہے صرف اللہ کی عبادت کرنا۔

٢ . **دوسری چیز جس پر تمام آسمانی کتابیں متفق ہیں وہ ہے** عقیدہ کے اصول پر ایمان لانا اور وہ ہے اللہ پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر کے بھلے یا برے ہونے پر ایمان لانا۔

٣ . **تیسری وہ چیز جس پر تمام آسمانی کتابیں متفق ہیں وہ یہ** کہ مخصوص عبادتوں کے ذریعے اللہ تعالی کی عبادت کو واجب ماننا، جیسے نماز، زکوۃ، روزہ اور حج لیکن بعض عبادتیں ادائیگی کی کیفیت کے لحاظ سے ان لوگوں کے حساب سے باہم مختلف ہیں جن کی طرف وہ نبی بھیجے گئے، مثال کے طور پر تورات نماز کا حکم دیتی ہے اسی طرح انجیل اور قرآن میں بھی یہ حکم آیا ہے لیکن نماز کی کیفیت اور اس کی ادائیگی کا وقت تینوں مذہبوں میں الگ الگ ہے ۔اسی طرح روزہ وغیرہ کے بارے میں بھی یہی بات کہی جاتی ہے۔

جہاں تک شریعت کے تفصیلی احکام کی بات ہے تو عمومی اعتبار سے تمام کتابیں اس سلسلے میں متفق ہیں البتہ کبھی کبھار وہ اللہ تعالی کی حکمت اور اس کے اختیار کے تقاضے کے مطابق تفصیلی اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں (کیوں کہ اللہ تعالی وہی اختیار کرتا ہے جسے وہ) اپنے ان بندوں کے لئے مناسب سمجھتا ہے جن کے لیے وہ شریعت وضع کی گئی ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وربك يخلق ما يشاء ويختار ما كان لهم الخيرة﴾ (القصص:68)

ترجمہ: " اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے، ان میں سے کسی کو کوئی اختیار نہیں"۔

اور فرمایا: ﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾. (المائدۃ:48)

ترجمہ: "تم میں سے ہم نے ہر ایک کے لیے دستور اور راہ مقرر کردی"۔

چنانچہ ہے کچھ پاکیزہ کھانے جن کو اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے حلال قرار دیا ہے؛ جبکہ بعض پاکیزہ کھانے اللہ تعالی نے اپنے حکمت اور اختیار کی بنیاد پر بنی اسرائیل پر حرام قرار دیا تھا حالانکہ وہ پہلے حلال تھے،اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات أحلت لهم وبصدهم عن سبيل الله كثيرا﴾ (النساء:160)

ترجمہ: "جو نفیس چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کردیں ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث"۔

۴. **چوتھی وہ چیز جس پر ساری آسمانی کتابیں متفق ہیں** وہ ہے عدل وانصاف کا حکم، فرمان باری تعالی ہے:﴿لقد أرسلنا رسلنا بالبينات وأنزلنا معهم الكتاب والميزان ليقوم الناس **بالقسط**﴾.

ترجمہ: یقیناہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجااور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا **تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں**۔

۵. **پانچویں وہ چیز جس پر سبھی آسمانی کتابیں متفق ہیں** وہ ہے پانچ ضروریات کی حفاظت کا حکم؛ اور وہ یہ ہیں: دین، ایمان، مال، عزت و آبرو اور جان۔

۶. **چھٹی وہ چیز جس پر سبھی آسمانی کتابیں متفق ہیں** وہ ہے حسن اخلاق کا حکم اور برے اخلاق کی ممانعت۔مثال کے طور پر تمام کتابیں والدین کے ساتھ حسن سلوک، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، مہمانوں کی عزت و تکریم، غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ مہربانی اور میٹھے بول بولنے وغیرہ کا حکم دیتی ہیں۔اسی طرح برائیوں سے روکتی ہیں جیسے ظلم، سرکشی، والدین کی نافرمانی، کسی کی عزت سے کھلواڑ، غیبت، جھوٹ اور چوری وغیرہ۔

یہ چند باتیں تھیں جو آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے متعلق نفع بخش مقدمہ کی طرح ہیں۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن مجید کی برکت سے مالامال فرمائے، حکمت اور نصیحت پر مبنی آیات قرآنیہ کے ذریعے ہمیں فائدہ پہنچائے۔میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اپنے لئے اور آپ سبھی کے لئے اللہ کے دربار میں ہر

طرح کے گناہوں سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ آپ لوگ بھی اللہ سے معافی طلب کیجئے۔ یقینا وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اورخوب مغفرت کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى أما بعد !

جان لیجیے -اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے کہ آسمانی کتابوں میں سب سے عظیم کتابیں دو ہیں : تورات اور قرآن۔ قرآن مجید میں بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں ان دونوں کتابوں کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے کیونکہ یہ دونوں سب سے افضل کتابیں ہیں اور ان دونوں کی شریعت سب سے زیادہ مکمل شریعتیں ہیں[5]۔

- اے اللہ کے بندو! بلاشبہ قرآن کریم سب سے عظیم کتاب ہے ۔اسی وجہ سے اس کو دیگر آسمانی کتابوں پر اللہ تعالی نے سرداری وبرتری بخشی ہے اور اس کتاب میں وہ معجزہ، بیان اور علم موجود ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں ہے۔
- قرآن مجید اللہ کا کلام ہے جس کے ذریعے اللہ تعالی نے حقیقت میں کلام کیا، پھر اس کو جبریل نامی فرشتے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک پہنچایا، پھر اسے سینوں میں محفوظ کیا گیا، پھر اسے پتوں اور کاغذوں پر محفوظ کیا گیا، پھر اسے خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک کتاب میں جمع کیا گیا، پھر اسی نسخہ کو بنیاد بنا کر آج تک نقل در نقل نسخے تیار کیے گئے۔اللہ تعالی نے سچ فرمایا: ﴿إنا نحن نزلنا **الذِّكر** وإنا له لحافظون﴾. (الحجر:09)

ترجمہ: "**ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں**"۔

---

(5) یہ قول شیخ عبدالرحمن بن سعدی رحمہ کا ہے جو انہوں نے اپنی تفسیر کے اندر سورۃ الإسراء کی تفسیر کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔

- اے مسلمانو !سب سے آخری کتاب جو کہ قرآن مجید [6] ہے اس کو نازل کرنے کی اللہ تعالی نے کچھ حکمتیں بیان فرمائی ہیں ،ان حکمتوں میں سے ایک حکمت قرآن کی آیات میں غور و فکر کرنا ہے تاکہ عقلمندوں کو اس سے نصیحت حاصل ہو اور ان کے اندر تقوی بھی پیدا ہو، اس کی دلیل فرمانِ باری تعالی ہے:﴿كتاب أنزلناه إليك مبارك **ليدبروا آياته وليتذكر أولوا الألباب**﴾. (صٓ : 29)

ترجمہ: "یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا کہ **لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں، اور عقل مند اس سے نصیحت حاصل کریں**"۔

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿وكذلك أنزلناه قرآنا عربيا وصرّفنا فيه من الوعيد **لعلهم يتقون** أو يحدث لهم **ذكرا**.(طه : 113)

ترجمہ: "اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان سنایا ہے **تاکہ لوگ پرہیز گار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ کو پیدا کرے**"۔

قرآن کریم کو نازل کرنے کے پیچھے اللہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے: پرہیز گاروں کو ثواب کی خوشخبری دینا اور اعراض یا انکار والوں کو عذاب کی وعید سنانا۔اللہ تعالی کا فرمان﴿فإنما يسرناه بلسانك **لتبشر** به المتقين **وتنذر** به قوما لُدًّا﴾. (مریم:97)

ترجمہ: "ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو **خوشخبری دے** اور جھگڑالو لوگوں کو **ڈرا دے**۔"

قرآن مجید کو نازل کرنے میں اللہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے: شرعی احکام کو لوگوں کے لیے بیان کرنا۔اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وأنزلنا إليك الذكر **لتبين للناس ما نُزِّل إليهم** ولعلهم يتفكرون﴾. (النحل:44)

---

(6) یہ حصہ میں نے "أضواء البیان" میں سورۃ ص کی آیت :﴿كتاب أنزلناه إليك مبارك ليدبروا آياته وليتذكر أولوا الألباب﴾ کی تفسیر سے اخذ کیا ہے۔

ترجمہ: "یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ **لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں**، شاید کہ وہ غور وفکر کریں".

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وما أنزلنا عليك الكتاب إلا **لتبين** لهم الذي اختلفوا فيه﴾. (النحل:64)

ترجمہ: "اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو **واضح کر دیں** جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں"۔

قرآن کریم کو نازل کرنے میں اللہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے: مومنوں کو ایمان اور ہدایت پر ثابت رکھنا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿قل نزله روح القدس من ربك بالحق **ليثبت الذين آمنوا** وهدى وبشرى للمسلمين﴾. (النحل:102)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں تاکہ **ایمان والوں کو اللہ تعالی استقامت عطا فرمائے** اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے"۔

قرآن کو نازل کرنے میں اللہ کی ایک حکمت یہ بھی ہے: لوگوں کے مابین قرآن کے ذریعہ فیصلہ کرنا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: إنا أنزلنا إليك الكتاب بالحق **لتحكم بين الناس** بما أراك الله﴾ (النساء: 105)

ترجمہ: "یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو"۔

یعنی ان علوم کے ذریعے جو اللہ تعالی نے اس قرآن میں آپ کو سکھایا۔

- آپ یہ بھی جان رکھیں-اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے-کہ اللہ تعالی نے آپ کو ایک بڑی چیز کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔

اے اللہ !تو اپنے بندے اور رسول محمد پر رحمت و سلامتی بھیج،تو ان کے خلفاء ،تابعین عظام اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والوں سے راضی ہوجا۔

- اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما،شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر،تواپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست ونابود کردے،اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔
- اے اللہ!ہمیں اپنے ملکوں میں امن وسکون کی زندگی عطا کر،اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما،انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔
- اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے،اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔
- اے ہمارے رب!ہمیں دنیامیں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرمااور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۱۳ شعبان ۱۴۴۲ھ

شہر جبیل-سعودی عرب

00966505906761

مترجم:

طارق بدر سنابلی

binhifzurrahman@gmail.com